قراءتِ امام حفصؒ بروایت امام عاصمؒ
تعارف وتجزیہ

محمد طارق ☆

ابوعمر حفص بن سلیمان بن المغیرہ بن ابی داؤد الاسدی الکوفی' الفاخری' الغاضری' البزاز ۹۰ھ/ ۷۰۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کئی القاب سے جانے جاتے ہیں' لیکن ان میں سے دو القاب ''البزاز'' اور ''حفصؒ'' زیادہ مشہور و معروف ہیں۔[۱] آپ کو قراءت سے دوامی شہرت ملی جسے آپ نے اپنے کو فی استاد امام عاصمؒ (م ۱۲۰ھ) سے سیکھا تھا۔ آپ ان کے ربیب اور داماد بھی تھے۔[۲] امام عاصمؒ کی وفات کے بعد امام حفصؒ دار الخلافہ بغداد میں مقیم ہو گئے' جہاں گرچہ امام عاصم کے دوسرے بہت سے شاگرد تھے' مگر قراءت امام عاصم کو عام کرنے اور شہرت دینے میں امام حفص کی بڑی گرانقدر خدمات ہیں۔ امام حفصؒ کے علاوہ اس قراءت کی ترویج و اشاعت میں ابوبکر شعبہ بن عیاشؒ (۱۹۴ھ/ ۸۰۹ء) کا بھی حصہ ہے'[۳] لیکن ان کے مقابلہ میں حفص کو زیادہ مستند خیال کیا جاتا ہے اور ان کی مساعی سے جو سلسلۂ قراءت منقول ہوتا چلا آ رہا ہے اسی کو قرآن مجید کے نسخوں کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اُس وقت سے لے کر آج تک برابر وہی نسخہ نقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ عہد حاضر میں یہی نسخہ مستند ترین قرآن کا متن تصور کیا جاتا ہے۔[۴]

بزاز کہلانے کی وجہ تسمیہ

موصوف بزاز اس لیے کہلاتے ہیں کیونکہ آپ کپڑے کی تجارت کرتے تھے[۵] اور حفص کے نام سے متصف تھے۔ چنانچہ علامہ شاطبی نے اپنی کتاب ''شاطبیہ'' کے اشعار میں ابوعمر کی جگہ آپ کو ''حفص'' لکھا ہے۔ شاید اسی لیے بعض حضرات نے آپ کا نام حفص بن سلیمان بھی لکھا ہے۔

امام ابوبکر خطیب بیان کرتے ہیں کہ متقدمین قراءت کے باب میں حفص کو امام عاصم کے دوسرے شاگرد ابوبکر بن عیاش سے افضل اور قوی الحافظہ سمجھتے تھے' اور آپ نے جو قراءت امام عاصم سے سیکھی تھی اس کی وجہ سے حفص کو ''ضابط'' اور ''حافظ'' کہا جاتا تھا۔ امام حفصؒ کے ضبط و حفظ کو دیکھتے ہوئے علامہ شاطبیؒ نے ان کی شان میں لکھا: ''وحفص بالاتقان کان مفضلا'' (یقیناً امام حفص کو حفظ وضبط میں فضیلت حاصل ہے۔)[۶]

☆ ریسرچ اسکالر' شعبۂ دینیات' علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ tarique.mohd106@gmail.com

علامہ جزریؒ نے اپنی کتاب "النشر فی القراء ات العشر" میں قراءتِ امام حفصؒ کے بارے میں چند مستند علماء کے اقوال نقل کیے ہیں جس سے امام حفصؒ کی فن قراءت میں کی ثقاہت و مہارت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔(۷) اسی طرح ابن منادیؒ نقل کرتے ہیں کہ امام حفصؒ کا شمار اولین قراء میں ہے۔ امام حفصؒ کی قراءت کے بارے میں علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ امام موصوف علم قراءت میں ثقہ' ثبت' اور ضابط ہیں' جبکہ روایت حدیث میں انہیں یہ مقام حاصل نہیں ہے۔(۸) اسی طرح حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ''وقال یحیی بن معین زعم ایوب بن متوکل وکان بصر یا من القر اء قال: ابوعمر اصح قراء ۃ من ابی بکر بن عیاش و ابو بکر او ثق منه'' (یحیٰ بن معین جو کہ بصری قراء میں سے ہیں وہ ابن متوکل کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ امام حفصؒ کی قراءت ابوبکر بن عیاشؒ کے مقابلہ میں زیادہ صحیح ہے اور ابوبکر بن عیاش روایت حدیث میں ان سے زیادہ ثقہ ہیں۔)(۹) اس کے آگے حافظ ابن حجرؒ نے ساجی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: ''حفص بن سلیمان کان أعلم اصحاب عاصم بقرا ئته'' (امام حفصؒ امام عاصم کی قراءت کو دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔)(۱۰) علامہ جزریؒ فرماتے ہیں کہ حفص بن سلیمان امام عاصمؒ کے شاگردوں میں ان کی قراءت کو سب سے زیادہ جانتے تھے(۱۱) اور امام وکیعؒ فرماتے ہیں کہ امام حفصؒ ثقہ تھے اور نسائی نے ان کی روایت کو علی کی سند سے پے در پے نقل کیا ہے' حالانکہ علامہ جزریؒ نے اپنی کتاب ''غایۃ النہایۃ'' (ج ۱' ص ۲۵۴) اور حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب ''تہذیب التہذیب'' میں تقریباً تمام محدثین کی آراء کو جمع کیا ہے جس میں امام نسائی کے علاوہ باقی تمام محدثین نے آپؒ کو متروک الحدیث کہا ہے' اور سید ابوالقاسم نے ''البیان فی تفسیر القرآن'' میں بھی اسی قسم کا خیال ظاہر کیا ہے۔(۱۲) لیکن علم قراءت میں امام حفصؒ کا مرتبہ بلند و بالا ہے' چنانچہ مذکورہ بالا اقوال پر غور کرنے سے امام حفصؒ کی عظمت و رفعت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے' کیونکہ علماء متقدمین میں سے جن حضرات نے بھی امام موصوف کا تذکرہ کیا ہے ان مصنفین نے قراءت میں امام حفصؒ کی علمی صلاحیت کو سراہتے ہوئے ان کی شان میں ثِقَہ' حافظ' ضابط' اقرء اور اعلم وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے ہیں' اور یہ خطابات دینے والے وہ ائمہ وحفاظ حدیث ہیں جن کی تصانیف مراجع ومصادر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حفصؒ کی شخصیت علم قراءت میں اپنے ہم عصروں سے بلند و بالا تھی۔ اس وقت دنیائے اسلام میں ان ہی کی قراءت کے نسخے متداول ہیں اور عہد حاضر میں انہی کا نسخہ مستند ترین قرآن کریم کا متن تصور کیا جاتا ہے۔

قراءتِ امام حفصؒ کی اسنادی حیثیت

علومِ اسلامیہ میں علم قراءت نہایت اہم علم ہے' اس علم کا خاص امتیاز یہ ہے کہ بذاتِ خود نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی تعلیم دی' اور صحابہ کرامؓ نے تابعینؒ کو۔ ان تابعینؒ میں سے بعض اس فنِ قراءت میں کافی مشہور و معروف ہوئے' ان میں سے ایک معروف شخصیت امام حفصؒ کی بھی ہے۔

علامہ ذہبیؒ اپنی کتاب ''معرفۃ القراء'' میں امام عاصمؒ اور ان کے دونوں شاگرد امام حفصؒ اور امام ابوبکر بن

عیاشؒ کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام حفص بن سلیمانؒ نے فرمایا کہ امام عاصمؒ نے مجھ سے کہا کہ جو قراءت میں تجھے پڑھا رہا ہوں یہ وہی قراءت ہے جس کو میں نے ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ سے سیکھا ہے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ جو قراءت میں نے ابوبکر بن عیاش کو سکھائی یہ وہی قراءت ہے جس کو میں نے زر بن حبیشؒ سے عرضاً سیکھا اور زر بن حبیش نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سیکھا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ (۱۳) صاحبِ ''تحبیر التیسیر'' نے مذکورہ بالا سند کو تھوڑے اضافے کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے:

(۱) امام عاصمؒ نے ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ سے قراءت کی تعلیم حاصل کی اور ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سیکھی اور ان تمام حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تعلیم حاصل کی تھی۔

(۲) دوسری سند یہ ہے کہ امام عاصمؒ نے زر بن حبیشؒ سے قراءت کی تعلیم حاصل کی اور زر بن حبیشؒ نے حضرت عثمان اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور ان حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تعلیم حاصل کی تھی۔ (۱۴)

امام عاصمؒ نے اپنی قراءت کی توثیق کرتے ہوئے اپنے شاگرد ابوبکر بن عیاشؒ سے فرمایا کہ **"أنه لم یخالف ابا عبد الرحمٰن فی شئ من قراء ته وأن أبا عبد الرحمن لم یخالف علیا فی شئ من قراء ته"** (ابوبکر بن عیاش بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبدالرحمٰن کی قراءت میں کسی چیز میں اختلاف نہیں کیا اور نہ ہی ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے حضرت علیؓ کی قراءت میں کوئی اختلاف کیا ہے۔) (۱۵)

علامہ ذہبی اپنی کتاب ''معرفۃ القراء'' میں خود اپنی سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں نے پورے کا پورا قرآن کریم ابوالقاسم سحنون المالکی سے پڑھا، المالکی نے ابوالقاسم الصفراوی سے، الصفراوی نے ابوالقاسم بن عطیہ سے، ابوالقاسم بن عطیہ نے ابن الفحام سے، ابن الفحام نے ابن نفیس سے، ابن نفیس نے السامری سے، السامری نے الأشنانی سے، الاشنانی نے عبید بن الصباح سے، الصباح نے امام حفصؒ سے، امام حفص نے امام عاصمؒ سے، امام عاصم نے ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ سے، ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

دوسری سند یہ ہے کہ امام عاصم نے زر بن حبیش سے، زر بن حبیش نے عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے، جبریل علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے۔ (۱۶)

امام حفصؒ کی قراءت عوام میں مشہور و معروف ہونے کی وجوہات

عوام میں امام حفصؒ کی قراءت کے مشہور و معروف ہونے کی کئی وجوہات ہیں:

(۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ امام حفصؒ نے امام عاصمؒ سے قراءت کی تعلیم حاصل کی تھی، اور ان کی قراءت کی سند ان صحابہ کرامؓ سے جا ملتی ہے جو خلفاء اربعہ، کاتبین وحی اور قراء صحابہ میں سے ہیں۔ یعنی حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت اُبی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ امام حفصؒ کی قراءت حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی قراءت ہے، جنہوں نے نبی

کریم ﷺ سے سیکھی ہے' اور حضرت عثمانؓ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اپنے عہد خلافت میں قراءتِ قرآن میں جب اختلاف رونما ہوا تو اس کو طے کرنے کے لیے آپؓ نے ایک کمیٹی تشکیل دی' اور صحابہ کرام کے مشورے سے نبی کریم ﷺ کی قراءت پر لوگوں کو متحد کیا۔

(۳) امام حفصؒ کی قراءت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے۔ زید بن ثابتؓ کو عہد نبویؐ میں کتابت وحی اور عہد صدیقی میں قرآن کی جمع و تدوین کا شرف حاصل ہے۔ نیز حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں بھی حضرت زیدؓ ہی سے قرآن کی کتابت کرا کر پانچ یا سات نسخے تیار کیے گئے۔ ان تیار شدہ نسخوں کی قراءت کے لیے خصوصاً قاریٔ قرآن کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا تھا' تاکہ قراءتِ قرآن کے اختلاف کو ختم کیا جا سکے' چنانچہ مدنی نسخہ کے لیے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا گیا۔

(۴) امام حفصؒ کی قراءت حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے' اور حضرت ابی بن کعبؓ کی عظمت واضح ہے کہ امام بخاری' حافظ ابن حجر العسقلانی' علامہ جزری وغیرہ نے آپؓ کو سید القراء کے لقب سے متصف کیا ہے۔

(۵) امام حفصؒ کی قراءت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے اور آپؓ کی فضیلت اپنی جگہ مسلم اور ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جن قراء صحابہؓ سے قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا تھا ان قراء صحابہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ ان مذکورہ اسناد پر غور کرنے کے بعد امام حفصؒ کی قراءت کی ثقاہت میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ امام حفصؒ کی قراءت خط عثمانی کے رسم کے بالکل مطابق ہے اور یہی قراءت آج تمام عالم میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی چھ قراءتیں اور بھی ہیں جو گرچہ مشہور و معروف ہیں' لیکن ان قراءتوں کا پڑھنا ذرا دشوار معلوم ہوتا ہے' کیونکہ ان قراءتوں کا آج زیادہ رواج نہیں رہا' یہ قراءتیں صرف اور صرف ''شعبہ قراءت'' تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ ان قراءتوں کے پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں' مثلاً ''مٰلِكِ'' کو ''مَلِكِ''، ''اَلصِّرَاط'' کو ''اَلسِّرَاط'' اور ''اَلصِّرَاط'' وغیرہ پڑھا جاتا ہے۔ ان لفظوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ بغیر اعراب اور نقطے کے ''مَالِكِ'' اور ''الصِّرَاط'' پڑھنا زیادہ آسان ہے جو قراءتِ حفص ہے' اسی لیے امام حفصؒ کی قراءت کو شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ حرمین کے ائمہ کرام اور اُمت مسلمہ امام حفصؒ کی روایت کے مطابق قرآن کی تلاوت کرتے ہیں' حالانکہ علامہ سیوطیؒ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے مطابق دس قراءتیں اُمت محمدیہ کے پاس بالکل صحیح موجود ہیں' لیکن قراءتِ سبعہ کے خلاف کبھی کسی نے ایک حرف بھی نہیں کہا اور ان میں سے مکہ اور مدینہ والوں کی قراءت خاص قریش ہونے کی وجہ سے زیادہ امتیاز رکھتی ہے' لیکن ان قراءتوں پر قراءۃ امام حفصؒ کو یہ خداداد قبولیت حاصل ہے کہ صدیوں سے مکاتب اور مدارس میں امام حفصؒ کی روایت ہی پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے' اور عوام اسی قراءت سے آشنا ہیں۔

مصادر و مراجع

(۱) شیخ الاسلام شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی' تھذیب التھذیب ۲/٤۰۰' دائرة المعارف' حیدر آباد ۱۳۲۵ھ۔

(۲) خیر الدین الزرکلی'الا علام' ۲/ ۲۹۱

(۳) تھذیب التھذیب' ج۲/ ٤۰۰

(٤) شمس الدین ابی الخیر محمد بن محمد بن الجزری' غایة النھا یه فی طبقات القراء'۱/ ۲٥٤' مکتبه الخا نجی' مصر' ۱۳٥۱ ھ/ ۱۹۳۲ ء ۔

(٥) دائرہ معارف الاسلامیه'۸/ ٤۲۹' دانش گاہ پنجاب'لاھور' ۱۳۹۳ ھ/۱۹۷۳ء

(٦) العلامه الشیخ الملا علی بن سلطان محمد القاری' ملا علی قاری متن الشاطبیه'ص ۱٤'مطبع مجتبائی الجدید'دھلی۔

(۷) الحافظ ابوالخیر محمد بن محمد بن الجزری' النشر فی القراء ا ت العشر'۱/ ۱٥٦'مطبع دارالفکر'مصر۔

(۸) محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ابو عبدالله' معرفة القراء الکبار' ۱/ ۱٤۰-۱٤۲' مطبع مؤسسة الرسالة' بیروت۔

(۹) تھذیب التھذیب ۲/ ٤۰۰۔

(۱۰) ایضاً ۲/ ٤۰۱۔

(۱۱) النشر فی القراء ا ت العشر' ۱/ ۱٥٦۔

(۱۲) تھذیب التھذیب 'ص۲/ ٤۰۰۔

(۱۳) معر فة القراء' ۱/ ۹۱۔

(۱٤) ابن الجزری شمس الدین محمد بن محمد بن علی بن یوسف' تحبیر التیسیر فی القراء ات العشر' ۱/ ۱۱۹' مطبع دارالفر قا ن' اردن 'عمان' ۱٤۲۱۔

(۱٥) معر فة القراء الکبار'۱/ ۹۱ ۔

(۱٦) ایضاً'۱/ ۹۳۔

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 45 روپے اشاعت عام: 25 روپے